''محمد قلی قطب شاہ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر'' جگتیال میں دو روزہ ریاستی اردو سمینار

رپورتاژ

ڈاکٹر محمد عبدالعزیز سہیل

لیکچرار ایم وی ایس ڈگری کالج محبوب نگر

میرا شہر لوگاں سوں معمور کر　　　رکھیا جوں توں دریا میں من یا سمیع

اعلی تعلیم کے فروغ کے ایک حصے کے طور پر ملک کی نمائندہ ایجنسیاں جیسے یو جی سی' قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی' اسٹیٹ ہائر ایجوکیشن اور دیگر ادارے یونیورسٹیوں اور کالجوں میں مختلف عنوانات کے تحت سمینار کے انعقاد کے لئے رقمی منظوری دے رہے ہیں۔ اس سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر گورنمنٹ ویمنس ڈگری کالج جگتیال ضلع کریم نگر تلنگانہ میں دو روزہ ریاستی سطح کا اردو سمینار بعنوان'' محمد قلی قطب شاہ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر'' 11 اور 12 اکتوبر کو تحریک اردو تلنگانہ کے اشتراک سے منعقد ہوا۔ سمینار کے محرک اور روح رواں جگتیال میں اردو تحریک اور تعلیمی انقلاب کے نقیب صحافی جناب خان ضیاء رہے۔ جنہوں نے ڈگری کالج سے اپنی وابستگی اور طلباء اور لیکچررس کی شب و روز محنت سے ایک یادگار سمینار اور تمثیلی مشاعرہ اور جہیز کی لعنت پر ڈرامہ کروایا۔ شہر جگتیال علاقہ تلنگانہ میں اپنی ادبی سرگرمیوں کے ذریعہ اردو دنیا میں اپنی پہچان بنائے ہوئے ہیں۔ یہاں کی جن شخصیتوں نے ہندوستان بھر میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ان میں ٹپکل جگتیالی (مزاحیہ شاعر)' ڈاکٹر فضل اللہ مکرم چیر پرسن بورڈ آف اسٹڈیس اورینٹل اردو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد (مضمون نگار، مبصر، افسانہ نگار، ماہر صحافت) و خان ضیاء شامل ہیں۔

سمینار کے افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی پروفیسر اکبر علی خان صاحب سابق وائس چانسلر تلنگانہ یونیورسٹی تھے جب کہ مہمانان اعزازی ڈاکٹر فضل اللہ مکرم چیرمین بورڈ آف اسٹڈیز اورینٹل اردو عثمانیہ یونیورسٹی' ڈاکٹر معید جاوید صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی' ڈاکٹر حمیرہ تسلیم صدر شعبہ اردو شاتاواہانا یونیورسٹی کریم نگر اور ڈاکٹر جعفر جری کنٹرلر امتحانات شاتاواہانا یونیورسٹی کریم نگر تھے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت کالج کے پرنسپل اور اردو دوست جناب کشن صاحب نے کی۔ افتتاحی سیشن کا آغاز کالج کی طالبہ سمیہ فردوس کے نعت شریف سے ہوا۔ سمینار کی نظامت کنوینر سمینار خان ضیاء نے انجام دی۔ اور استقبالیہ پیش کیا۔ اس سمینار کے انعقاد کے مقاصد کو انہوں نے بیان کیا اور کہا کہ سمینار کے ذریعہ دراصل محمد قلی قطب شاہ کی تہذیبی روایات کو زندہ رکھنا اور علاقہ تلنگانہ میں اردو ادب کو فروغ دینا ہے انہوں نے سمینار میں شریک مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ کالج کی طالبات نے جو عہد قلی قطب شاہ کے دربار سے وابستہ شعراء کا حلیہ اختیار کئے ہوئے تھے مہمانوں کو استقبالیہ کے طور پر گلدستے پیش کئے۔ کالج میں سمینار کے انعقاد سے قبل تحریری و تقریری مقابلہ کا اہتمام عمل میں لایا گیا تھا۔ جس کی منتخب انعام یافتہ طالبہ کو تقریر کا موقع دیا گیا۔ زیبا فرحین نے اپنے منفرد لہجہ میں قلی قطب شاہ سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کی تقریر سے بے ساختہ یہ شعر ذہن میں آ گیا کہ

جب کوئی بچہ اردو بولتا ہے　　　میرے کانوں میں مصری گھولتا ہے

اس سمینار میں اردو زبان کے عنوان پر سمیہ فردوس نے نظم پیش کی۔ پروفیسر اکبر علی خان سابق وائس چانسلر تلنگانہ یونیورسٹی نظام آباد نے سمینار کے مقالوں پر مشتمل سوانیئر کا رسم اجراء انجام دیا۔ ناظم سمینار خان ضیاء نے جگتیال کی سرزمین سے تعلق رکھنے والی شخصیت ڈاکٹر فضل اللہ مکرم چیر پرسن بورڈ آف اسٹڈیس اورینٹل اردو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کو دعوت خطاب دیا۔ انہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ محمد قلی قطب شاہ نے علاقائی زبان و ادب اور یہاں کی تہذیب و تمدن، ثقافت کو خوب ترقی دی۔ قلی قطب شاہ کا خصوصی وصف قومی یکجہتی تھا اس نے اس قدر فیاضی اور علم پروری کا مظاہرہ کیا کہ بعد کے ادوار میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ محمد قلی قطب شاہ اردو کا پہلا شاعر ہے جس نے تلگو میں بھی شاعری کی تھی۔ ڈاکٹر جعفر جری چیر پرسن بورڈ آف اسٹڈیز

شاتاواہانا یونیورسٹی کریم نگر نے اپنے خطاب میں سمینار کے انعقاد پر خان ضیاء اور کالج انتظامیہ کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ قلی قطب شاہ کے موضوع پر سمینار کا انعقاد دراصل تلنگانہ میں قدیم تہذیب وروایات کو پروان چڑھانا ہے تاکہ پر امن فضا بنی رہے۔ ڈاکٹر معید جاوید صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے کہا کہ محمد قلی قطب شاہ نے دکن کے باشندوں کے دلوں پر حکمرانی کی ہے وہ شعر وادب کا رسیا تھا۔ ایک پر گو شاعر تھا جس پر اسے ''تخیلی معمار'' کہا گیا ہے۔ انہوں نے قلی قطب شاہ کو عوامی شاعر قرار دیا۔ اس کی شاعری میں اپنے عہد کی سچی اور کامل ترجمانی ملتی ہے۔ سمینار کا کلیدی خطبہ پروفیسر مجید بیدار سابق صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے پیش کیا اور کہا کہ مسلم حکمرانوں نے اکثریتی طبقہ کی خواہشات واحساسات کا ہمیشہ خیال رکھا اور اپنی رعایا کے ساتھ انصاف کا معاملہ روا رکھا۔ محمد قلی قطب شاہ کا تعلق ایرانی تہذیب وتمدن سے تھا لیکن اس نے دکن میں ملی جلی تہذیب کو فروغ دیا۔ اس کے دکنی کلام میں دکنی کلچر کے نمایاں نقوش نظر آتے ہیں بلخصوص یہاں کے تہواروں کا تذکرہ ملتا ہے انہوں اس بات پر زور دیا کہ آج کے دور میں دکنی کے لفظیات اور تراکیب سے ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے سلطان قلی قطب شاہ کی شاعری حد درجہ بوجھل نظر آتی ہے۔ لہذا دکنی زبان کو آج بھی زندہ رکھنے اور اسے سیکھنے کی ضرورت ہے جس زبان میں نعت رسول لکھ دی جائے وہ زبان کبھی نہیں مرتی اور محمد قلی اور دیگر دکنی شعرا نے دکنی میں حمد ونعت پیش کی تھی اس لئے دکنی زندہ رہے گی۔ سمینار کے مہمان خصوصی پروفیسر اکبر علی خان سابق وائس چانسلر تلنگانہ یونیورسٹی نظام آباد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سمینار کا موضوع بہت اچھا منتخب کیا گیا جس سے جدید دور میں اردو زبان کو فروغ دیا جاسکتا ہے ساتھ ہی قومی یکجہتی رواداری کے پیغام کو عوام تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محمد قلی قطب شاہ نے جس دکنی کلچر کی بنیاد رکھی تھی وہ آج ریاست تلنگانہ کی تشکیل کے ذریعے ہمیں دوبارہ ملی ہے۔ انہوں نے عالمی اردو فیسٹیول کے موقع پر تلنگانہ کے مختلف مقامات پر اردو سمیناروں کے انعقاد اور اردو زبان وادب کے فروغ کیلئے لائحہ عمل بنانے پر زور دیا۔ طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اردو سے تعلیم حاصل کرنا ملازمت وروزگار حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے ضرورت ہے منفی سوچ کو دور کرنے کی اپنے اندر صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی سائنس وٹکنالوجی سے اپنے آ کو ہم آہنگ کرنے کی۔ انہوں نے تلنگانہ میں اردو تہذیب وتمدن کے فروغ پر زور دیا اور حکومت تلنگانہ کو اردو دوست قرار دیا۔ سمینار کے افتتاحی سیشن کے صدر پرنسپل ڈاکٹر کے۔ کشن نے اپنے صدارتی خطاب میں خان ضیاء اور کالج کے اساتذہ کی ستائش کی اور سمینار کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سائنس وٹکنالوجی کے اس دور میں اردو زبان وادب کو فروغ دینے کی ضرورت ہے تاکہ تہذیبی روایات کا تحفظ ہو اور اردو ذریعہ تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کا مستقبل تابناک ہو۔ محمد قلی قطب شاہ کو انہوں نے مختلف تہذیبوں کا نمائندہ قرار دیا۔ پہلے سیشن سے قبل مہمانوں کو روایتۂ تہنیت پیش کی گئی۔ عائشہ سلطانہ لیکچرار اردو نے شکریہ ادا کیا۔ پہلے سیشن کے اختتام کے ساتھ ہی کالج کی طالبات نے ایک تمثیلی مشاعرہ پیش کیا جس سے عہد قطب شاہی کی یادیں تازہ ہوگئی اس سمینار پر یہ تمثیلی مشاعرہ غالب رہا۔ طالبات نے رنگا رنگ لباس زیب تن کرتے ہوئے محمد قلی قطب شاہ، غواصی، وجہی، سراج اور دیگر شعرا کے کلام کو نہائت مہارت سے پیش کیا۔ اس تمثیلی مشاعرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر مجید بیدار نے کہا کہ طالبات نے قلی قطب شاہ کے درباری شعراء کے رول کے ذریعہ بہت اچھا مظاہرہ پیش کیا اور اپنی صلاحیتوں کے ذریعے اشعار کا درست تلفظ ادا کیا، طالبات اور ان کے اساتذہ اس پیشکش کے لئے قابل مبارکباد ہیں۔

دوپہر ظہرانہ کے بعد سمینار کے ٹکنیکل سیشن کا انعقاد عمل میں آیا جس میں تلنگانہ کے مختلف مقامات سے آئے ہوئے مقالہ نگاروں نے مقالے پڑھے۔ اس سیشن کی نظامت ڈاکٹر ناظم الدین منور نے انجام دی۔ اور صدارت پروفیسر مجید بیدار اور ڈاکٹر فضل اللہ مکرم نے انجام دی۔ عائشہ بیگم لیکچرار گورنمنٹ ڈگری کالج ظہیرآباد نے ''محمد قلی قطب شاہ کی آنحضرتؐ اور اہل بیت اطہار سے وابستگی'' ڈاکٹر مسرور سلطانہ لیکچرار ایس آر آر ڈگری کالج کریم نگر نے ''محمد قلی قطب شاہ کی شاعری میں مقامی عناصر''، ڈاکٹر حمیرا تسنیم صدر شعبہ اردو شاتا واہنا یونیورسٹی کریم نگر نے ''محمد قلی قطب شاہ کی شاعری میں تلمیحات''، ڈاکٹر محمد اسلم فاروقی صدر شعبہ اردو گری راج گورنمنٹ ڈگری کالج نظام آباد نے ''محمد قلی قطب شاہ کی مذہبی شاعری''، ڈاکٹر جعفر جری شاتاواہنا یونیورسٹی کریم نگر نے ''قطب شاہی عمارتوں میں موجود اسلامی خطاطی''، ڈاکٹر محمد عبدالعزیز سہیل لیکچرار ایم وی ایس گورنمنٹ ڈگری کالج محبوب نگر نے ''اردو

ادب کا محسن اعظم محمد قلی قطب شاہ''، محمد عبدالبصیر لیکچرار اقامتی کالج نظام آباد نے ''محمد قلی قطب شاہ کی عوامی شاعری''، ڈاکٹر ناظم الدین منور شاتاواہانا یونیورسٹی کریم نگر نے ''محمد قلی قطب شاہ کی شاعری کے موضوعات''، محمد قاسم لیکچرار کورٹلہ نے ''محمد قلی قطب شاہ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر''، خان ضیاء صدر تحریک تلنگانہ نے ''محمد قلی قطب شاہ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر''، عائشہ سلطانہ لیکچرار جگتیال ویمنس کالج نے ''محمد قلی قطب شاہ ایک فطری شاعر'' ڈاکٹر معید جاوید صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی نے ''محمد قلی بحیثیت سلطان وشاعر'' ڈاکٹر فضل اللہ مکرم چیر پرسن بورڈ آف اسٹڈیس اورینٹل اردو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے ''محمد قلی قطب شاہ کی تلگودوستی'' کے موضوعات پر مقالات پیش کئے۔صدر اجلاس پروفیسر مجید بیدار نے صدارتی کلمات میں کہا کہ تمام مقالہ نگاروں نے محمد قلی قطب شاہ کی شاعری کے مختلف پہلوؤں کو اپنے مقالہ میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ضرورت ہے۔اردوادب کے ذریعہ قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کے پیغام کو عام کیا جائے اور دکنیات سے متعلق شعور بھی بیدار کیا جانا چاہیئے تاکہ ہمارے تہذیب سرمایہ کا تحفظ ہو۔سمینار میں خصوصی طور پر جناب اقبال صاحب موظف جگتیال نے چھتری میں پھولوں کے ذریعہ مہمانوں پر اور تمثیلی مشاعرے کے شعراء پر بارش کی۔یہ جملہ بے ساختی کہا گیا۔''بہاروں پھول برساؤ'' خان ضیاء کنوینر نے شکریہ ادا کیا۔سمینار کے اختتام پر طالبات میں تحریری وتقریری مقابلہ کے انعامات کی تقسیم عمل میں آئی۔دوسرے دن کالج کی طالبات نے جہیز کی لعنت پر ڈرامہ پیش کیا۔ڈاکٹر فضل اللہ مکرم اور دیگر مہمانوں نے خطاب کیا۔اس موقع پر مختلف تہذیبی وثقافتی پرگرام بھی منعقد کئے گئے۔معززین شہر، صحافتی برداری وطالبات نے کثیر تعداد میں سمینار میں شرکت کی۔